رجسٹرڈ ڈائل نمبر Deevi

ضوابط

(۱) عام قیمت سالانہ (صرف) شش شاہی عا

(۱) امرائے عظام سے امتیازی قیمت

پانچ روپیہ (صرف)

(۳) سالانہ جو کچھ عطا کریں وہ

عطیہ تصور ہوگا۔ اور ایسے

حضرات کے اسمائے گرامی

سرپرستان اخبار

کی فہرست میں

درج ہونگے

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی فضیلت بیان کرنا

(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملہ سے اسلام کو بچانا۔

(۳) الزامات کی گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرے سے دلائل عقلی و نقلی دور کرنا

(۴) تاج برطانیہ کی خیر خواہی۔

بدر

ایڈیٹر محمد یوسف

KHILAFAT LIBRARY

جلد (۶) نمبر (۵)

پیک پیغامات

[illegible] حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ جنہیں کہ [illegible] صاحبان کے [illegible] حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے [illegible] سوتک یا نانک [illegible] ہوگا۔ [illegible] ذکوٰۃ کے دل دجان [illegible] ہوگیا۔ آدمی کو [illegible] کے ایک حرف کی تبدیلی جرأت نہیں ہوتی۔ اب دو [illegible] سے دوگنا ہوگیا اور علاوہ بریں بعض [illegible] عرفیکہ یہ کتاب اپنی نوعیت میں بے نظیر اور لاثانی اور مذہبی لٹریچر میں بے نظیر اضافہ ہے۔ اس قدر ضخیم کتاب [illegible] بلکہ ۸ رہتی۔ اور اب دگنی ہو جانے باعث صرف [illegible] جلدی کیجئے۔ پھر ایسا بے نظیر [illegible] ۱۲ [illegible] ۱۲

نور پریس قادیان دارالامان میں چھپکر باہتمام شیخ محمد یوسف مالک ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر شائع ہوا۔

تازہ خبریں

بلجیم میں بہاری جرمن نقصان۔ میدان جنگ سے تمام موصول شدہ خبریں اسبارہ میں متفق ہیں کہ بلجیم میں جرمنوں کو بہت بھاری نقصان ہوا ہے۔ جرمن لیر کو ایک مرتبہ سے زاید عبور کر چکے ہیں مگر تاحال وہ کوئی معقول ترقی نہیں کر سکے اس اثنا میں انہیں سے بہت سے سنگینوں کی ضربات سے دریا میں گرا دیئے گئے یا غرق ہو گئے

نئی جرمن تجویز۔ انٹورپ پر متصرف ہونیکے بعد جرمنوں نے فرانس کے خلاف طرح جنگ کی اصلی تجویز وہ خاکہ میں کی قدر ترمیم و تغیر و تبدل کر دیا ہے جسقدر کہ نظر بحالات ضروری معلوم ہوا۔ بظاہر قیصر نے پھر ہدایت کی ہے کہ مغرب کی طرف پیشقدمی کیجائے۔ کیونکہ مشرقی منظر جنگ میں جرمنی کو نا کامی ہو چکی ہے محض کیلے پر تصرف جرمن مدعا نہیں وہ صرف جنوبی راستہ کا ایک بندرگاہ ہے اگر پیرس کا دروازہ پھر مقصود ہے تو بندرگاہ پر قبضہ ضروری ہے دراصل جرمنوں کی اصل غرض پیرس پہونچنے کی ہے۔ لیکن انہوں نے ساحلی راستہ اختیار کیا ہے

ہندوستانی سپاہ کے زخمی۔ ہندوستانی زخمی سپاہی بیلجی میں آرہے ہیں آٹھ مزید ایمبولینس آفیسر ادھر بھیجے گئے ہیں۔

یونان اور ایپرس۔ اطالوی اخبارات پیرس میں یونانی کارروائی اور طرز عمل پر ہمدردانہ طور پر خامہ فرسائی کر رہے ہیں۔ اور یونانی وائلی میں معاہدہ ہو جانیکی پیشگوئی کرتے ہیں۔

جرمن مراجعت کی اطلاع۔ شمالی فرانس کی خبر ہے کہ جرمن لا بسی سے سمندر تک کی لائن سے مراجعت کر رہے ہیں۔

اوسٹنڈ میں گولہ باری کی آواز۔ امسٹرڈم کے سیاحوں کا بیان ہے کہ انٹورپ کی گرج مسلسل مسموع ہوتی رہتی ہے تقریباً تمام باشندے بھاگ رہے ہیں۔ اوسٹنڈ جرمن سپاہ سے بھرا ہوا ہے جو میدان جنگ کو جا رہی ہے یا خستہ درماندہ جرمن سپاہی یہاں سستانے کیلئے آرہے ہیں۔

بحری انٹورپ کی کامیابی۔ بحری سپاہی جو ڈوور واپس آئے ہیں مرسٹنڈز کے انٹورپ کی تباہی انگیز گولہ باری کی تصدیق کرتے ہیں۔ گو ہر طرف گولے برس رہے تھے صرف ایک ڈسٹرائر نشانہ ہوئی جبکہ کل ایک جنگی جہاز ۱۲۔ انچ کی انٹورپ کیساتھ آتش فشانی میں مصروف تھا۔ اور اس نے جرمنوں کو اپنی انٹورپ ہٹا لینے پر مجبور کیا۔ بحری انٹورپ نے جرمن توپخانہ کو خاموش کر دیا۔

کینیڈا کے سکھوں میں کشت خون۔ کینیڈا کے سکھوں میں بھی ایک خوفناک فساد ہو گیا۔ جس میں آپسمیں بندوقیں چلیں چند آدمی جان سے مارے گئے اور بہت سے زخمی ہوئے کاماگاٹا مارو کی وجہ سے یہ فساد بپا ہوا تھا ٹرکی کی بے تعلقی اور جرمن دباؤ میں زیادتی۔ قسطنطنہ کا

تار نظر ہے کہ انگلستان و فرانس کی متحدہ افواج کی حالت کی بہتری اور نیز روسی مفتوحات کے سیلاب کیساتھ ترکی پر جنگ میں حصہ لینے کے متعلق جرمنی کا دباؤ بھی بڑھتا جاتا ہے بہرکیف بالعالی اتفاق ثلاثہ (روس۔ انگلستان۔ فرانس) کو یقین دلاتا ہے کہ ترکی بے تعلقی کی پالیسی سے انحراف نہ کرے گی۔

KHILAFAT LIBRARY

برٹش بحری کارنامہ۔ بحر جرمن آب دوز کشتی کو غرق کرنے کے وقت تاریکی میں ساحل ڈچ پر گشت کر رہا تھا دفعتہً آگے کی طرف ایک مشتبہ شے نظر آئی۔ جو دشمن کی آب دوز کشتی ثابت ہوئی جو غرق کر دی گئی۔

البانیہ کی کیفیت۔ اطالوی جنگی جہاز نے ولونا میں سپاہ اتاری ہے غالباً فوج مذکور باشندوں کی حفاظت کی غرض سے بھیجی گئی ہے فیکو امپروٹ ستائے ہیں۔ جنگی جہازات ناجائز اسلحہ کی تجارت کو روکنے اور البانیا کی خود مختاری کے خلاف دیگر کارروائیوں کے انسداد کیغرض سے ساحل پر گشت کر رہے ہیں

ایڈمن کے مخفی رہنے کی جگہ۔ مدراس میل کو معلوم ہوا ہے کہ آخری یورش سے پہلے ایڈمن کچھ عرصہ تک ڈیگو گارشیہ میں جو مجمع الجزائر چاگوس (جنوب مالدیو) میں واقعہ ہے چھپا رہا۔ یہاں اس نے اپنے باغوں کو صاف کیا۔ تازہ روغن پھیرا اور کسی قدر جہاز کی تہ کی بھی صفائی کی

کارسٹر نے تیرہ جہاز غرق کر دیئے۔ لس پلماس کا تار نظر ہے کہ سٹیمر کارنیفلڈ متحدہ سلطنتوں کے مندرجہ ذیل مغرقی جہاز تجارتی سٹیمر ہیں آدمیوں کو لیکر یہاں پہونچا ہے۔ ان جہازوں کو جرمن کروزر کارلسروہ نے زیادہ تر بحیرہ اطلانٹک میں غرق کیا ہے۔ مغرقی جہازوں کا وزن ساٹھ ہزار پونڈ ہے۔ ہائلینڈ ہوپ۔ سروانٹس سپیل پرنس۔ سٹرمنٹری لانڈوان۔ کارلش سٹی۔ ریوی گواسہ نالسٹو۔ ٹیرنیڈی۔ لارنگیتا نارلن۔ اندرانی۔ پرتھ اور کنڈور۔

قیصر جرمنی کی سٹر۔ ایک اخبار نے قیصر جرمنی کے حسب ذیل اعلان جنگ کو نقل کیا ہے:۔

"جرمنو یاد رکھو تم خدا کی چیدہ قوم ہو۔ کہ خدا کی روح تمہیں نازل ہوئی ہے۔ کیونکہ بہ حیثیت قیصر جرمنی ہونیکے اس کا مقررہ قایم مقام ہوں۔ اس لئے وہ تمام دشمن تباہ ہو جائیں کیونکہ خدا ان کی تباہی طلب کرتا ہے۔ خدا جو میرے منہ سے اپنی مرضی کی تعمیل کرانا چاہتا ہے"

اس سے بڑھکر بہلا اور کیا ٹر ہو سکتی ہے"

شمالی فرانس میں خوفناک معرکے۔ پیرس سے سرکاری خبر آئی ہے کہ ایپرہ کے شمال اور مشرق میں متحدہ سپاہ بڑھ رہی ہے جرمن حملے سست ہوتے جاتے ہیں۔ سرکاری خبر ہے کہ نیوپورٹ اور آرہ کے درمیان جرمن حملے پہلے سے بہت کم تند اور سست تھے۔ متحدہ سپاہ سے وہ کوئی ناکہ چھیننے میں کامیاب ہوئے۔

ہندوستانی سپاہ کے انگریز افسر مجروح و مقتول۔ کپتان اے۔ ای۔ بریڈشا متعلقہ رسالہ ۱۸ نمبر۔ اور کپتان گیٹیکر رسالہ ۱۱ مارے گئے۔ لفٹنٹ کبل ۱۰ ہسان۔ کپتان فریزر رسالہ ۹ مجروح ہوئے۔ کپتان فنس رامزے رسالہ ۲۳ لاپتہ ہے

روسیوں اور جرمنوں کا خوفناک معرکہ۔ راوا کے شمال مشرق میں روسیوں نے جرمنوں کو سخت نقصان پہونچایا کوکوسین اور رادوم کے درمیان جنگلوں میں سخت لڑائی ہوئی۔ روسیوں نے سمیر کے جنوب کیطرف پیشقدمی کرتے ہوئے جرمن ڈویژن ۳۶ کو وادی پوڈبر میں گھیر لیا۔ جس میں لیبٹ اسٹرڈم کی فوج بھی شامل ہے اور اسے صاف اڑا دیا۔ میں ضرب توپ اور بہت سامان جنگ ہاتھ لگا۔ جرمنوں کی آگے بڑھ کر حملہ کرنے کی کوشش ناکام رہی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار نور قادیان

قرآن اور وید کا مقابلہ

دنیا میں سب سے پہلے اللہ اکبر کا نعرہ کس نے بلند کیا؟

نمبر (۱)

لاہور سے امرت نامی ایک نیا اخبار نکلنا شروع ہوا ہے اس نے اپنے اخبار میں ایک مضمون کا سلسلہ شروع کیا ہے کہ ستیارتھ پرکاش نے دنیا کو طرح طرح کی پرستیوں سے نکالا۔ خدا کا شکر ہے کہ ستیارتھ پرکاش! کی تعلیم اور اس کا اثر ہم لوگوں کے سامنے ہے۔ اس کے لئے نہ کسی گواہ کی ضرورت نہ تاریخی شہادت کی حاجت اور نہ کہیں دور جانیکی ضرورت۔ یہ کل ہی کی بات ہے کہ امریکہ سے ایک جوشیلے آریہ نے پنجاب کی آریہ پرتی نڈھی سبھا سے ستیارتھ پرکاش کا انگریزی ترجمہ مانگا۔ آریہ سماج کے ارباب حل وعقد بڑے غور وخوض کے بعد اس نتیجہ پر پہونچے کہ ستیارتھ پرکاش کی تعلیم صرف ہندوستان کے لئے ہی فائدہ دہ ہوسکتی ہے۔ اور کسی ملک کی ہوا اس کے موافق اور راس نہیں ہے۔ یہ ستیارتھ پرکاش کے عقیدہ تمدنوں اور ستیارتھ پرکاش کو پانچوں وید سمجھنے والوں کی ستیارتھ پرکاش کے متعلق گواہی ہے۔ وہ کتاب جو ہندوستان سے باہر اس کتاب کے عقیدتمندوں کے نزدیک اپنے وقار اور عظمت کو قائم نہ رکھ سکے۔ بتلاؤ اب اس کتاب کی عظمت اور قدر کو خود اس کتاب کے ماننے والوں سے اور کون بہتر سمجھ سکتا ہے۔ ہم کہتے کہ اس کے لئے کہیں دور جانیکی ضرورت نہیں! ستیارتھ پرکاش کی حقیقت کا فیصلہ ہم ستیارتھ پرکاش کے ماننے والوں کے ہاتھ میں دیتے ہیں۔

رگوید پہلا ادھیائے پہلا منڈل دوسرا سکت وایو اندر وغیرہ دیوتا بشوامتر کے بیٹے مدھو چھندا رشی (غیرہ۔ (دوسرا منتر)

اصلی ترجمہ:۔ اے وایو یگ کے جاننے والے اللہ حمد کے کرنیوالی سوم رس تیار کرکے تمہاری حمد کے راگ گا کر تمہاری تعریف کرتے ہیں۔ سوامی دیانند کا ترجمہ لا انتہا طاقتور جو بیگیان روپ وعلم و ظہور کو حاصل ہونے والی ودائی وغیرہ اشیاء کے رس کو پیدا کرنے حمد اور ستکار کرنے والی لوگ ہیں ویدک استوتراں سے آپ کو ساکشات سامنے دیکھتے ہیں"

یہاں زیادہ تر ودائی پر زور دیا گیا ہے۔ پیارو بتلاؤ ودائی کیا چیز ہے ودائی کیا حقیقت رکھتی ہے ہزاروں ڈاکٹر لاکھوں طبیب کروڑوں ویدا گر انگریزی اور یونانی اور ویدک طب کا زور لگائیں۔ تو بھی مرنیوالے مرہی جاتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ کی قدرت کے سامنے ان لاادرک دوائیوں کی ہستی اور حقیقت ہی کیا ہے۔ اور پھر دیکھا جاوے تو دوائیں چھوڑ۔ چرند۔ پرند۔ درند۔ حیوانات۔ نباتات وغیرہ سب خداوند تعالےٰ کے ہی پیدا کردہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ان چیزوں کا مالک اور رازق ہے۔ مگر وید مقدس ہمیں کہیں توحید کا پتہ نہیں دیتے۔ کہیں توحید کی رنگت ہمارے سامنے نہیں کھاتے برخلاف اس کے آگ ہوا پانی اور دوائیوں اور سوم رس کی تعریف کے گیت گائے گئے ہیں۔

اب ہم امرت کے اڈیٹر سے یہ پوچھتے ہیں کہ وہ بتلاوے کہ وید مقدس میں کہاں توحید کا گیان ہے۔ کس جگہ وید نے للکار کر مخلوق سے خالق کو جدا کرکے دکھلایا۔ کہاں یہ کہا کہ آگ دہوا۔ کو چھوڑ کر اس قادر مطلق کی پوجا کرو جو ہوا اور آگ اور پانی کا خالق ہے۔ ویدوں میں اشارۃً اور کنایۃً بھی ہم کہیں یہ ذکر نہیں پاتے۔ تو پیارو جب وید مقدس اس امر سے سبکدوش ہے۔ تو اگر ہم ایک ایسی بات جس کا ویدوں میں کہیں بھی ذکر نہ ہو ویدوں کے گلے مڑھتے ہیں تو یہ پرلے درجے کی بے انصافی ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اپنے اگلے نمبر میں بوضاحت وید مقدس کے دیگر منتروں کے ذریعہ اس امر پر روشنی ڈالینگے۔

کہ وید مقدس توحید سے قطعی پاک ہیں۔ اور جو لوگ ویدوں کے ذمہ توحید لگاتے ہیں وہ سراسر بے انصافی سے کام لیتے ہیں۔ پھر اس کے بعد ہم انشاء اللہ بتلاینگے۔ کہ ویدوں کی اس تعلیم نے اہل ہنود پر کیا اثر ڈالا۔ اور کس طرح انواع اقسام کی لاانتہا پرستیاں ان میں داخل ہوئیں۔ اور لوگ کس طرح خداوند تعالیٰ کے آستانہ سے دور چلے گئے۔ اور پھر کس کتاب اور نور ہدایت نے اس طرح طرح کی لاانتہا انواع اقسام کی پرستیوں سے نکالکر توحید سے لگن لگوائی۔ یہ سلسلہ مضمون انشاء اللہ تعالیٰ مبسوط دلچسپ اور قابل قدر ہوگا۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس سلسلہ مضمون کو نہ صرف خود ہی پڑھیں۔ بلکہ اپنے دوستوں کو بھی اس سے آگاہ کریں۔

KHILAFAT LIBRARY

ہندوؤں میں قومی احساس کی لہر

شمسی

ہندو جو سر آغا خاں صاحب کے مرید ہیں اب وہ اپنے نام مسلمانوں کے رکھوا رہے ہیں۔ ان کے عقاید وہی صرف ناموں میں تبدیلی کی گئی ہے۔ مگر ہندو دوستوں کو یہ بات سخت شاق گذر رہی ہے۔ بہ کاش اور ہندوستان ہمالہ وغیرہ تو پہلے ہی اس جد وجہد میں مشغول تھے۔ اب سناتن دھرم پرچارک نے اس کے متعلق اپنے لیڈروں بہت کچھ رونا رویا ہے گویا اس معاملہ میں آریہ اور سناتنی بالکل ہم زبان ہیں دوسری طرف ہمارے کانوں میں روز روز یہ آوازیں آتی ہیں۔ یوپی۔ اور راجپوتانہ میں کثرت سے مسلمان آریہ اور ہندو ہوئے جارہے ہیں۔ اور کئی رام سنگھ اور بھوپ سنگھ اسماء والے مسلمان پائے جاتے ہیں۔ جن کی مذہبی حالت بہت کچھ قابل رحم ہے مگر کیا مجال کہ ہمارے احساس ٹس سے مس تو ہو جائیں جو جس دھن میں مست ہے۔ وہ اسی میں مست ہے۔

یتیم بچوں کی خبر لو

اگر کڑاکے دار سردی سر پر آرہی ہے

قادیان میں بہت سے غریب اور یتیم بچے رہتے ہیں۔ یتیم اور مساکین کے جو حقوق اسلام نے قایم کئے ہیں۔ دوسرے مذہب میں اسکی مثال بہت ہی کم ملتی ہے۔ جب تک مسلمان مذہبی حقوق کی پاسداری میں سینہ سپر رہے بڑے اور چھوٹے جونہی روگردانی اختیار کی تو نہی تنزل میں دھکیلے گئے۔ احمدی قوم اپنے دلمیں مذہبی پاسداری کے لئے اپنے پہلو میں ایک خاص دل وگردہ رکھتی ہے امید کہ وہ اس سردیوں میں غربا اور یتیم بچوں کے لئے گرم کپڑے اور لحاف وغیرہ بھیجنے کا ضرور فکر کریگی یتیموں کی دلداری اجر عظیم کا موجب ہے

خدا سے ڈرو اور شرارتیں چھوڑ دو

بہم

لوگوں کی بدقسمتی ہے کہ ہم میں بعض ایسے شرارتی پیدا ہو گئے ہیں کہ ان کا کام سوائے غلط فہمی پھیلانے کے اور کچھ نہیں۔ اور وہ دن رات اسی دھن اور فکر میں لگے رہتے ہیں کہ کوئی نئے سے نیا شرارت آمیز مشغلہ شروع کیا جائے۔ اور کچھ ان کے لئے دل بہلاوے کا سامان نکل آوے۔۔ کچھ عرصہ سے بعض شرارتی لوگ خاکسار ایڈیٹر الفضل کے متعلق غلط فہمیاں پھیلانے میں کمربستہ ہیں۔ کبھی باہر گمنام خطوط لکھے جاتے ہیں۔ کبھی ایک دوسرے کے ذریعہ کذب بیانی اور افترا پردازی سے کام لیا جاتا ہے۔ ہم ایسے امن جو گندم نما جو فروشوں کو دوستانہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ خدا کے لئے اس ناروا مشغل کو ترک کردیں۔ اور سوئے ہوئے شیروں کو نہ جگائیں۔

اگر اللہ تعالیٰ تمہیں خود کام کرنے کی توفیق نہیں دیتا تو دوسرے کو کام کرتا دیکھ کر اس کے راستہ میں روڑے نہ اٹکائیں۔ بدی کے نتائج کبھی خوشگوار نہیں ہوتے خدا سے ڈرو گو اسکی لاٹھی میں آواز نہیں مگر چوٹ بہت سخت ہے

آپ کس قدر ٹریکٹ لیں گے

آریہ سماج کیلئے ایک

زیر دست ٹریکٹ "سوامی دیانند کی وید ہمیشہ پر تنقید" نامی لکھا جارہا ہے۔ یہ ایک ضخیم اور پر از معلومات ٹریکٹ ہوگا۔ اور اس ٹریکٹ کو انشاء اللہ تعالیٰ آریوں میں مفت تقسیم کیا جاویگا۔ آپ کو جسقدر ٹریکٹوں کی ضرورت ہو

آپ نور ا ایڈیٹرز کو لکھیں۔ تاکہ چھپنے کے بعد اسی قدر ٹریکٹ آپ کے نام مفت بھیجے جاویں۔ اور آپ انہیں آریوں میں مفت تقسیم کر کے ثواب دارین حاصل کریں جن لوگوں کی پہلے درخواستیں آئینگی انہیں کی تعمیل ہو سکیگی

آپ کو کسقدر سوانحعمر نویکی ضرورت ہوگی

حضرت اقدس بابا نانک رح کی سوانحعمری کا پہلا ایڈیشن عرصہ سے ختم ہو چکا ہے۔ یہ کتاب جس شوق سے پڑھی گئی پہلے ایڈیشن کے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو جانے سے ظاہر ہے۔ اب دوبارہ یہ سوانح عمری چھپ رہی ہے، حجم پہلے سے تقریباً دگنا معلومات بہت ہی زیادہ پہلے گرنتھ اور جنم ساکھی کے مستند حوالجات سے یہ بتلایا گیا ہے۔ کہ حضرت بابا صاحب نے ہندوؤں کے کل عقاید۔ ویدسمرتی پران۔ تیرتھ۔ جنیو۔ اوتار۔ پوجا غرضیکہ ہندوؤں کے کل مستند عقاید کا رد کیا ہے۔ پھر یہ امر گرنتھ اور جنم ساکھی کے مستند اور مسلمہ حوالجات سے ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت بابا صاحب نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکواۃ وغیرہ کے دل و جان سے فریفتہ اور گرویدہ تھے۔ اور پھر ہندو شاستروں کے مستند حوالجات سے یہ امر ثابت کیا گیا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ روحی کے متعلق بشارتیں اور پیشین گوئیاں پائی جاتی ہیں۔ اور بعض پیشین گوئیاں تو اس قدر واضح اور صاف ہیں کہ ان کو دیکھکر ایک طرفۃ العین کے لئے بھی شک و شبہ نہیں رہ جاتا۔ غرضیکہ یہ سوانح عمری عجیب و غریب معلومات کا خزانہ ہے۔ اور یہ معلومات ہزارہا کی اوراق گردانی سے مہیا کئے گئے ہیں۔ ایسی بے نظیر کتاب اس سے پہلے بہت ہی کم آپ کی نظروں سے گذری ہوگی قیمت ۱۲ اور جنکی درخواستیں چھپنے سے پہلے آجائیں ان سے صرف ۸ اور درجن ڈیڑھ درجن کے خریداروں سے خاص رعایت:

سوانحعمری کا گورمکھی ایڈیشن

بھی بفضل ایزدی تیار ہے

گرنتھ صاحب کا ترجمہ

آج تک سوائے ریاست فرید کوٹ کے اور کسی کو گرنتھ کا ترجمہ کرنیکی جرءت نہیں پڑی۔ یہ ریاست فرید کوٹ کی بہادری اور اسکی مذہبی لگن کا ثبوت ہے۔ بجائے اس کے کہ سکھ لوگ اس عمدہ کام کے لئے ریاست کی تعریف کرتے الٹا اس ترجمہ کے متعلق ناواجب ریمارکس دے رہے ہیں پہلا اڈیشن ختم ہوگیا ہے۔ اس لئے ریاست نے اس کا دوسرا اڈیشن چھاپنے کا بندوبست کیا ہے۔ ریاست فرید کوٹ کا یہ کام نہایت قابل تعریف ہے۔ مگر تت خالصہ لوگ اس پر ناراض ہیں۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ گرنتھ صاحب کا انکی مرضی کے مطابق من مانا ترجمہ ہونا چاہیئے۔ ریاست کو اس طرف خیال نہ کر کے اپنے نیک کام کو سرانجام دینا چاہیئے۔

مسلمان سوتے ہیں یا جاگتے اس سستی کی بھی کوئی حد ہے؟

آریہ سماج میں ایک زبردست جوش ہے جو انہیں کام کے لئے بے چین کر رہی ہے۔ جس سے وہ نہ خود کام کرتے ہیں۔ اور نہ کسی دوسرے کو کام کرتے ہوئے دیکھکر آرام سے بیٹھ سکتے ہیں۔ بلکہ حسد کی جلن اور سوز انہیں غضب کی افتراء پردازیوں اور کمال کی کذب بیانیوں سے بھی نہیں روک سکتی۔ ہردوار میں کنبھ کا عظیم الشان میلہ ہوگا۔ آریہ سماج نے وہاں پرچار کے لئے ابھی سے تیاریاں کر دی ہیں۔ لالہ منشی رام صاحب نے وہاں تبلیغ کیلئے اور مفت ٹریکٹ بانٹنے کیلئے اپیل کی اور آٹھ ہزار روپیہ ہاتھوں ہاتھ جمع ہوگیا۔ اب اس روپیہ سے کنبھ کے میلہ پر الکا کثرت سے ٹریکٹ تقسیم کرنیکا منتظر ہے۔ دوسری طرف مسلمانوں کو دیکھئے۔ کیا کبھی ان کے دلمیں بھی یہ خیال پیدا ہوا کہ ایسے میلوں پر ہم بھی اپنے مذہب کی اشاعت کریں۔ اور نہیں تو ہندوؤں کے میلوں پر گورمکھی اور ہندی میں اسلام کی صداقت پر ٹریکٹ لکھ کر مفت تقسیم کریں۔

اس وقت دفتر نور میں ڈیڑھ ہزار ٹریکٹ

برائے مفت تقسیم موجود ہے۔ بالفعل ہندی اور ایک ہزار اردو دوست مفت منگوائیں اور اپنے دوستوں میں مفت تقسیم کریں۔

آریہ تہذیب کا جنازہ

آریہ اخبار رشی نامی لکھتا ہے:۔ کہ

صاحبان دسہرہ پر جو سوانگ رچائے جاتے ہیں وہ دل میں خوشی پیدا کرنیکی بجائے سخت نفرت پیدا کرتے ہیں چھوٹے چھوٹے بچوں کو شری رام اور شری لکشمن اور ماتا جانکی کا سوانگ بنا کر گلی گلی پھرایا جاتا ہے اور توقع یہ کیجاتی ہے کہ ہندو قوم بھی ترقی کریگی۔ جسجگہ مرحوم بزرگوں کی اس طرح کھلی اڑائی جائے وہاں ترقی کو آئے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے سادہ لوح لوگ کہتے ہیں کہ اس طرح بزرگوں کی یاد کا نظارہ سامنے آجاتا ہے بہتر ہوتا کہ یہ نظارہ دیکھنے والے ذرا دو گھڑی اپنے والدین کا x x x x x x x x x x شاباش ہو مسلمانوں اور عیسائیوں کو کہ وہ اپنے بزرگوں کو اس طرح ذلت کا شکار نہیں بناتے۔ ہندو ڈائیشور کے واسطے ذرا تو عقل سے کام لو!۔

ایک برہمن کی دوسالہ بیوہ لڑکی

اخبار میں یہ پڑھ کر سخت افسوس ہوا کہ کاٹھیاواڑ میں ایک برہمن نے اپنی ۲½ سالہ شیر خوار لڑکی کی ایک چھ سالہ بچہ سے شادی کر دی۔ چند ماہ بعد لڑکا اپنے ساتھیوں کیساتھ کھیلتے ہوئے دریا میں ڈوب کر مر گیا۔ اور لڑکی ۲½ سال کی عمر میں بیوہ ہوگئی۔ گویا اب اس کو دوبارہ شادی کرنے کا اختیار نہیں۔ افسوس کہ ابھی تک ہندو قوم میں ایسی خوفناک رسوم موجود ہیں" اسلام ہی ہے جو انسان کو انسانی

حقوق دیتا ہے ۔ آریہ سماج اور سناتن دھرم نکاح ثانی کے حق میں نہیں ہیں ۔ جس سے انہیں آئے دن اس قسم کے واقعات کا صدمہ سا نظارہ دیکھنا پڑتا ہے ۔ مگر سوائے اسلام کے اور کسی کے پاس اس مرض کا علاج نہیں ہے

جنگ کا اثر تجارت پر

لندن میں ٹریڈ ڈیپوٹیشن کے جواب میں لائڈ جارج نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ ہم بہت جلد ایک بڑی سفارش میں غیر ملکوں سے مال کی طلبی کے متعلق کانل آرڈر حاصل کر سکیں گے ۔ ہم اس وقت آرڈر لگا تار دوسرے ملکوں سے حاصل کر رہے ہیں ۔ اور اگر جنگ نے طول پکڑا تو ہمیں اس کے متعلق اور بھی آرڈر مہیا کرنے پڑیں گے ۔ جنکی ضرورت کو مہیا کرنے کے لئے ہمیں صرف پوری اسامیاں دستیاب ہونگی ۔ بلکہ وقت مقررہ سے زیادہ کام لینے اور آدمیوں کی کمی محسوس کرنے کا موقعہ آجائیگا ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ روئی کی صنعت میں کام کرنے والوں کیلئے بڑی مصیبت کا سامنا ہوگا ۔ کیونکہ یہی ایک ایسی تجارت ہے جس کو سخت صدمہ پہنچا ہے اور جسکی مصیبت کو ہم عمارت اور سڑکوں کے کام کی تعمیل کو کم نہیں کر سکتے اور اس لئے دوسرے ذرائع تلاش کرنے ہونگے

کس قدر اخبارات پریس ایکٹ کی زد میں ہوئے

سنہ ۱۹۱۰ء میں ۳۴ اخبارات سے ضمانت طلب کیگئی جن میں سے ۱۲ ۔ مدراس ۶ ۔ بمبئی ۶ ۔ بنگال ۲ ۔ ممالک متحدہ ۴ ۔ پنجاب ایک ۔ وسط ہند تین ۔ آسام سے اور ایک شمال مغربی سرحدی صوبہ سے تھا ۔ ۱۷ ۔ اخبارات ضمانت ادا کرنے کی وجہ سے بند ہو گئے ۔ ایک اخبار جو کہ تعلیمی اور تجارتی تھا اسکی ضمانت واپس کر دی گئی تھی

سنہ ۱۹۱۱ء میں ۳۶ ۔ اخبارات سے ضمانت طلب کیگئی جنمیں سے مدراس سے ۶ بنگال سے ۸ ۔ ممالک متحدہ سے ۵ ۔ پنجاب سے ۱۱ ۔ اور برما سے ایک تھا ۔ پچیس اخبار ضمانت ادا کرنے کی وجہ سے بند ہو گئے ۔ ایک بنگال کے اخبار سے جب ضمانت طلب کیگئی ۔ تو اس نے جواب دیا کہ اخبار چلانیکا ارادہ ترک کر دیا ہے اس لئے نہیں کہ اس سے ضمانت طلب کیگئی ہے ۔ بجائے اس کے کہ ایڈیٹر گورنمنٹ سے مدد حاصل کرنے میں کامیاب ثابت ہوئے ۔

سنہ ۱۹۱۲ء میں ۲۲ ۔ اخبارات سے ضمانت طلب کیگئی ۔ ۴ ۔ اخبارات کی تنخواہ سے ۔ ۸ ۔ کی بمبئی سے ۲ کی بنگال ۔ ۱۰ ۔ کی ممالک متحدہ سے ۷ ۔ کی پنجاب ۔ تین کی شمال مغربی سرحدی صوبہ سے ۔ آف پنجاب کو ۴ ہزار کی اور ضمانت دینے کیلئے کہا گیا ۔ لیکن اخبار بند ہو گیا ۔ ۲۰ ۔ اخبارات نے ضمانت ادا نہیں کی اور بند ہو گئے ۔

KHILAFAT LIBRARY

سنہ ۱۹۱۳ء میں ۵۲ ۔ اخبارات سے ضمانت طلب کیگئی جنمیں سے ۹ ۔ مدراس سے ۹ ۔ بمبئی ۹ ۔ بنگال سے ۹ ۔ ممالک متحدہ سے ۲ ۔ برما سے ۔ ایک دہلی سے اور ۵ ۔ پنجاب سے تھے ۔ خلاصہ مطلب یہ کہ پنجاب پریس ایکٹ کا وار ہمیشہ سو زبردست وار رہا ہے ۔ اور ضرورت ہے کہ اب جبکہ شیخ صاحب عبدالعزیز کے ہاتھوں میں یہ کام دیا گیا ہے ۔ یہ وار ایسا زبردست وار نہ ہے جبکی کہ دوسرے صوبوں میں تضحیک کی جا رہی ہے

طلباء کے راستہ میں ایک اور مشکل

بعض صوبوں میں یہ رواج زور پکڑ رہا ہے کہ شادی شدہ طلباء کو سکولوں میں نہ لیا جاوے عمر کی پابندی سے پہلے ہی سخت رکاوٹ پیدا کر رہی ہے ۔ اور اب شادی کے سوال نے اور بھی دشواریاں حائل کر دیں اس امر میں ہمیں ہمعصر ہندو سے اتفاق ہے بہتر ہو کہ پہلے صغر سنی کی شادیوں کے روکنے کے لئے قانون پاس کر دیا جاوے ۔

سالانہ جلسہ سر پر آرہا ہے

سالانہ جلسہ سر پر آرہا ہے ابھی سے تیاریاں شروع کر دینی چاہئیں ۔ وقت تنگ ہے ۔ اب کی دفعہ اپنے جلسہ کو زیادہ سے زیادہ شاندار بنایا جاوے ۔ جلسہ قومی روح کا آبحیات ہے ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے جلسہ کو شاندار سے شاندار بنانے کی کوشش کریں ۔ خواہ کوئی برا ہی مانے ۔ بات کی ہوئی بہت دور چلی جاتی ہے ہیں پہلے ہی بدظنیوں کا شکار اور بعض ہمارا مطلب کے نشانوں کا تختہ مشق بن رہا ہوں ۔ مگر اس نفاق اور جدائی اور بغض اور جھگڑہ کو میری طبیعت کمال رنج و اندوہ اور کمال درد کو محسوس کرتی ہے ۔ ایسی کوشش ہونی چاہیئے کہ اس جلسہ میں روٹھے ہوئے بھائی ہماری چھاتی سے لگ جائیں اور ہم اپنے مشترکہ قومی اغراض کیلئے ایک جگہ جمع ہو جائیں پیارے اسلام اور پیارے سلسلہ کے لئے ہمیں ذاتی کدورتیں اور کاوشوں کو قطعی بالائے طاق رکھ دینا چاہیئے ۔

جو الزام تم مجھ پر لگاتے ہو خود بھی اسی میں مبتلا ہو

پرکاش کے ایڈیٹر نے سکھوں کو مخاطب کر کے لکھا تھا کہ گرنتھ صاحب یہ نہیں بتلا سکتا کہ کس عمر میں شادی کرنی چاہیئے ۔ شادی میں کون کون سی رسومات ادا کرنی چاہئیں ایشتی سنسکار کیوں کرنا چاہیئے ۔ ورثہ کی تقسیم کس کار ہونی چاہیئے ۔ ہتی اور پتنی ۔ پتا اور پتر ۔ بہن اور بھائی وغیرہ کا آپس میں کیا سمبندھ اور بیوہار ہونا چاہیئے وغیرہ وغیرہ ۔

اس کا جواب لایل گزٹ کا ایڈیٹر یہ دیتا ہے کہ

"بہاشہ صاحب پنڈت شی کی تصنیف کردہ سنسکار ودھی کو پڑھو اور غور سے وچار کرو ۔ کہ بواہ اور منڈن وغیرہ سنسکاروں کے متعلق سوامی جی نے برہمن گرہ سوتر ۔ منوسمرتی وغیرہ کا سہارا لیا ہے یا کہ سب کی سب رسومات ویدوں سے ہی بیان کی ہیں ؟ ہم آپ کو چیلنج دیتے ہیں ۔ کہ آپ یہ بتلائیں کہ ویدک بواہ کسطرح کتنی پشتوں میں لڑکی یا لڑکے کے ساتھ ہو سکتا ہے ۔

(۲) اس رسم کو کس طرح ادا کیا جاوے ۔

(۳) ہون کے وقت کس طرح اور کس کس منتر کو پڑھا جاوے

ان سوالات کا جواب اپنے تسلیم کردہ ویدسے ہی دیدیا ۔ نہ کہ سمرتی اور برہمن وغیرہ سے ۔ پس آپ کو اعتراض کی سچائی کا کافی اندازہ ہو جائیگا"

کیا معقول جواب ہے کہ پہلے اپنی چارپائی تلے ڈنگوری پھیرو ۔ پھر دوسروں کیطرف انگشت نمائی کی جرأت کرو ۔ چہ خوب سولئے اسلام اور کسی مذہب میں تکمیل اور اتمام نہیں پاؤ گے یہ شرف صرف اسلام کو ہی حاصل ہے کہ اسکی مذہبی کتاب ایسی جامع ہے کہ ہمیں روحانی اور شریعت کے مسایل کیلئے کسی اور کتاب کا دست نگر ہونا نہیں پڑتا ۔ قرآن کریم جیسا ایک سیدھے سادے دیہاتی کے لئے رہنمائی کا موجب ہے ویسی ہی دقیقہ رس فلاسفر اور منطقی کے لئے ۔ یہ نہیں کہ پکار مچائی جائے ویدوں اور شریعت کیلئے دوڑیں منوسمرتی کی طرف ۔

پانچ سال کی پیشگی قیمت اخبار کی

ہم نے پچھلے پرچہ میں لکھا تھا کہ حافی الاکرام مولوی رحمت اللہ صاحب نے تحریر فرمایا تھا کہ نائب آڈیٹر کی امداد اور ایڈیٹر نور کے دورہ کیلئے میں پانچ سال کی پیشگی قیمت بھیجوں گا۔ چنانچہ آج آپ کی پانچ سال کی پیشگی قیمت دفتر نور میں پہونچگئی جزاک اللہ احسن الجزاء۔ ایسے ہی بہی خواہ ملت ہیں جو نا دہند یاد آور دی پی واپس کرنیوالوں کی سرد مہری کی کالی اور گھنگور گھٹا کی فضا میں روشن اور چمکتے ہوئے تارے کا کام دیتے ہیں۔ کہاں وہ خوش معاملہ احباب جو نور کی دو دو سال کی قیمتیں ہڑپ کئے بیٹھے ہیں۔ یا ایسے بیخبر خواہ جنہیں پہلے دو تین دفعہ اخبار میں اطلاع دیگئی۔ پھر بذریعہ کارڈ خصوصیت سے خبردار کیا گیا۔ مگر پھر بھی کمال بے رحمی سے وی پی واپس کر دیئے۔ اگر ایسے لوگوں کی حوصلہ افزائی پر اخبار کے چلنے کا مدار ہو تو ایڈیٹر دوسرے روز ہی ماتھا پکڑ کر بیٹھ جائے۔ اگر یک صد دوست بھی مولوی رحمت اللہ صاحب کیطرح پیدا ہو جائیں تو ہمارا ایڈیٹر نور ایک ہفتہ کے اندر اللہ ہی نائب آڈیٹر کا انتظام کر کے راجپوتانہ اور سندھ کے لوگوں کو جو اسلامی نور سے اللہ ہیں توحید سے ایسے دیوانہ وار میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کر سکتا ہے

جنگ کی صحیح خبریں دیہات تک کس طرح پہنچائی جائیں!

ہمعصر پدیپہ اخبار نے ٹھیک لکھا ہے کہ:۔ لوکل گورنمنٹ نے جو بذریعہ پولیس دیہاتی پبلک تک جنگ کی خبریں سنانیکا انتظام کیا ہے اور معلوم ہوا ہے کہ پولیس گزٹ میں بھی اسی غرض سے جنگ کی خبریں چھپنے لگی ہیں مجھے امید بہت کم ہے کہ اہل پولیس دیہات کے لوگوں کو ایسی خبریں سنایا کریں گے۔ پولیس کے سپاہیوں سے عام دیہاتی لوگ ایسے ڈرتے ہیں کہ ان کے پاس سے گذرنا پسند نہیں کرتے۔ چہ جائیکہ ان میں مل جلکر جنگ کی خبریں سننے آئیں اس لئے اگر پٹواریوں کو یہ کام سپرد کیا جاتا تو وہ عام دیہاتیوں کو جنگ کی سنانیکے فرض سے اچھی طرح سبکدوش ہو سکتے علاوہ اس کے پولیس کی نسبت پٹواری بہت زیادہ پھیلے ہوئے ہیں۔

مسلم لیگ کا پریذیڈنٹ کسکو بنایا جاوے

مسٹر ساگر چند مقیم انگلینڈ نے کشمیری میگزین میں ایک مضمون چھپوایا ہے۔ جسکا کچھ حصہ ہم نوٹس دلچسپی یہاں درج کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ:۔

"اسال مسلمانوں کو چاہیئے کہ لارڈ ہیڈلے جو مسلمان ہو گیا ہے اپنی مسلم لیگ کا پریذیڈنٹ بنائیں۔ لارڈ ہیڈلے بڑا شریف اور سچا مسلمان ہے اور اس کو مسلمانوں سے بڑی محبت ہے جیسا کہ اسکی تصانیف سے ثابت ہوتا ہے ان کو چاہیئے کہ لارڈ ہیڈلے کو ہندوستان میں مدعو کریں۔ اور یورپ اور امریکہ کے ان لوگوں کو بھی جو مسلمان ہو گئے ہیں۔ بلا بھیجیں اس کا اثر ہندوستان کے نوجوان مسلمانوں پر اچھا پڑے گا" بات بہت معقول ہے مگر بہت کم توقع ہے کہ بعض مطلب پرست لوگ اس طرف کان دھریں یہ صحیح ہے کہ اسلام نو واردوں کو مساوات دینے کے لئے ہر وقت آمادہ ہے۔ مگر ہندوستان میں آکر مسلمانوں نے بھی کرایہ کی شرافت خریدی۔ جو بھارت واسیوں کیطرح کسی دوسرے کو اپنے برابر کا نہیں سمجھتے۔ افسوس! افسوس!! افسوس!!!

KHILAFAT LIBRARY

عربوں کے اخلاق پر ایک امریکن پروفیسر

امریکہ کا مشہور مصنف ایمرسن لکھتا ہے۔ کہ مہمان نوازی میں عربوں کو میں نے سب قوموں سے ممتاز پایا۔ میں نے ایک عرب سے پوچھا کہ تم نے اپنے مکان کے دروازے کے کواڑ کیوں کر مینخوں سے دیوار میں کیوں گاڑ دیا ہے تو اس نے جواب دیا تاکہ اس کا دروازہ رات دن کھلا رہے اور دوست کی منت کئے بغیر مہمان کھلم کھلا گھر میں داخل ہو سکیں۔ اب ان لوگوں کو عربوں کے اخلاق سے سبق حاصل کرنا چاہیئے جو مہمان کو ہوٹل کا پتہ بتلاتے ہیں۔ افسوس۔ اور تو اور اب مسلمان بھی اس بیگانہ نہ فخر موجودات کو من بدن کہو رہے ہیں

اٹلی میں اشاعت اسلام کا میدان وسیع

دیہی نامہ نگار صاحب آگے جاکر لکھتے ہیں کہ "بدھ دھرم اٹلی میں بڑی ترقی کر رہا ہے۔ اور اٹلی کے لوگ مسلمانوں سے اس لئے نفرت کرتے ہیں کہ عیسائی پادریوں نے جھوٹ کتابیں لکھ کر لوگوں کو بھڑکا دیا ہے۔ مگر وہ چار پڑھے لکھے مسلمان اگر اٹلی آکر اپنے اسلام کا پرچار کریں تو چند ہی سال میں ساری اٹلی کو مسلمان بنا سکتے ہیں اٹلی کالونیوں میں بہت لوگ عربی زبان سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس اگر ہندوستان سے کوئی مسلمان اٹلی جائے تو عربی پڑھا کر اور اسلام پر لیکچر دیکر بآسانی روزی کما سکتا ہے اٹلی میں اگر طالبعلم کفایت شعاری سے رہیں تو پچاس روپیہ ماہوار پر بخوبی زندگی بسر کر سکتے ہیں"۔

ایک وقت تھا کہ مسلمان مشنری ساری دنیا میں اسلام کا ڈنکا بجاتے پھرتے تھے۔ اب وقت ہے کہ الٹا اور مذاہب والوں کو مسلمان ملکوں میں اپنے مشنری بھیجنے پڑتے ہیں۔ یہ کون نہیں جانتا کہ یوروپ اب عیسائی مذہب سے خوش نہیں اسلام سے بڑھ کر دنیا میں کوئی عمدہ اور اکمل اور اعلیٰ مذہب نہیں ہو سکتا۔ صرف ہمت کی ضرورت ہے مسلمانوں کو چاہیئے خواب غفلت سے اٹھیں اور دل و جان سے اشاعت میں مصروف ہو جائیں۔

کیا مسلمانوں کی سستی اور کاہلی میں اب بھی شبہ رہیگا؟

دیہی ہندو نامہ نگار صاحب لکھتے ہیں کہ:

۱۹۱۵ء میں امریکہ میں پنامہ نہر کھولی جائیگی اور وہاں ساری دنیا کے لائق آدمی امریکہ کی سرکار کے مہمان ہونگے اور یہ موقعہ اچھا ہے۔ ہندوؤں نے اپنے مشنری اس موقعہ پر ہندو دھرم کے پرچار کے لئے روانہ کر دیئے ہیں۔ اور بڑھ مذہب کے مشنری بھی وہاں پہونچگئے ہیں۔ مگر مسلمان پڑے سوتے ہیں اور اس موقعہ کو بھی ہاتھ سے نکل جانے دینگے۔ ہمارے ہموطنو اٹھو اب سونے کا وقت نہیں۔

افسوس اس سستی اور کاہلی کی بھی کوئی حد ہے؟ ہندو دوست سات سمندروں کو چیرتے ہوئے وہاں پہونچ جائیں مگر مسلمان ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھے رہیں۔ اس سستی اور غفلت کی بھی کوئی انتہا ہے باہمی لڑائی جھگڑے میں مسلمانوں سے بڑھکر اور کسکو چست پھرتیلا نہیں پاؤگے مگر کام کے وقت ان سے بڑھ کر اور کوئی سست نہیں دیکھو گے مولیٰ رحم رحم امید کہ مولوی صدرالدین صاحب اور چوہدری فتح محمد صاحب مقیم لنڈن ہزہائینس کے تعہد موقعہ کو ہاتھ سے نہیں جانے دینگے۔

مذہبی دنیا میں عجیب معلومات کا اضافہ

KHILAFAT LIBRARY

کیا وید الہامی ہیں؟

نمبر ۲

آریہ سماج والے جو خدا کے کلام اور الہام کو ویدوں پر ختم کئے بیٹھے ہیں قرآن شریف کی بے نظیری سے انکار کر کے اپنے وید کی نسبت فصاحت و بلاغت کا دعوی کرتے ہیں لیکن ہم یہ علی الاعلان کہتے ہیں کہ قرآن شریف کی بےنظیری سے صرف وہ شخص انکار کر سکتا ہے جس کو یہ طاقت ہو کہ جو کچھ قرآن شریف کی وجوہ بےنظیری میں بطور نمونہ درج کی گئی ہیں کسی دوسری کتاب سے نکالکر دکھلا سکے۔ سو اگر آریہ سماج والوں کو اپنے وید پر یہ امید ہو کہ وہ قرآن شریف کا مقابلہ کر سکینگا تو انہیں بھی اختیار ہے۔ کہ وید کا زور دکھلا دیں۔ ورنہ دعوی بدوں دلایل کے قابل سماعت نہیں ہوا کرتا۔ انسان کی ساری شرافت اور عقل اس میں ہے کہ اگر دعوی پر کوئی دلیل ہو تو پیش کرے۔

سمجھنا چاہیئے کہ قرآن شریف کی بلاغت ایک پاک اور مقدس بلاغت ہے جسکا مقصد اعلی یہ ہے کہ حکمت اور راستی کی روشنی کو فصیح کلام میں بیان کر کے تمام حقایق اور دقایق علم دین ایک موجز اور مدلل عبارت میں بھر دیئے جائیں اور جہاں تفصیل کی اشد ضرورت ہو وہاں تفصیل ہو اور جہاں اجمال کافی ہو وہاں اجمال ہو۔ اور کوئی صداقت دینی ایسی نہ ہو جسکا مفصلاً یا مجملاً ذکر نہ کیا جائے اور باوصف اس ضرورت حقہ کے تقاضا سے ذکر ہو نہ غیر ضروری طور پر اور پھر کلام بھی ایسا فصیح اور سلیس اور متین ہو کہ جس سے بہتر بنانا ہرگز کسی کے لیے ممکن نہ ہو۔ اور پھر وہ کلام روحانی برکات بھی اپنے ہمراہ رکھتا ہو یہی قرآن شریف کا دعوی ہے جس کو اس نے اپنے آپ ثابت کر دیا ہے اور ہمارا یہ بھی فرمانا ہے کہ کسی مخلوق کیلئے ممکن نہیں کہ اس کی نظیر بنا سکے۔ اب جو شخص منصفانہ طور پر بحث کرنا چاہتا ہو اس پر یہ امر پوشیدہ نہیں کہ قرآن شریف کیساتھ مقابلہ کرنے کے لئے ایسی کتاب کا پیش کرنا ضروری ہے جس میں وہی خوبیاں پائی جائیں جو اس میں پائی جاتی ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ وید مقدس میں شاعرانہ تلازمات پائے جاتے ہیں۔ اور شاعروں کی طرح انواع اقسام کے استعارات بھی موجود ہیں مثلاً رگوید میں ایک جگہ آگ کو دولتمند فرض کر لیا ہے جسکے پاس بہت سے جواہرات ہیں اور اسکی روشنی کو جوہر تاباں سے تشبیہ دی ہے بعض جگہ اس کو ایک سپہ سالار مقرر کیا ہے جسکی کالی مہندی ہے اور دھوئیں کو جو آگ پر اٹھتا ہے ایک علم یہ ٹھہرایا ہے ایک جگہ اس حرارت کو جو بخارات مائی کو اٹھاتی ہے چور مقرر کیا ہے اور اس کا نام بجاظ قوت اسکے دو تلوار رکھا ہے اور بخارات کو ٹھہرایا ہے اور اندر جس سے وید میں آسمان کا فضا اور خاص کر کے کرہ زمہریر مراد ہے اس کو اس مثال میں قصاب سے تشبیہ دی ہے۔ اور لکھا ہے کہ جس طرح × × × × × × کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے اسی طرح اندر نے ورترا کے سر پر ایسا بجر مارا جو اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور پانی قطرہ قطرہ ہو کر بہ نکلا لیکن ظاہر ہے کہ اس قسم کے تلازمات کو قرآن شریف سے کچھ بھی مناسبت نہیں صرف شاعرانہ خیالات ہیں اور ویسے ہی قابل رحم نہیں بلکہ اکثر مقامات سخت نکتہ چینی کے لایق ہیں ×

× × × × × × × × × × × × × × × × ×

× × تشبیہ اس امر میں چاہیئے کہ مشبہ اور مشبہ بہ پس یہ کہنا کہ اندر نے ورترا کو ایسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

جیسے × × × × × × × × × × × ×

ہے۔ یہ تشبیہ فن بلاغت کے رو سے درست نہیں اب ظاہر ہے کہ کلام میں ایسی تشبیہ بیان کرنا جسکا خارج میں وجود ہی نہیں بلکہ جس کے لوگ منتظر ہیں دائرہ فصاحت بلاغت سے بالکل خارج ہے اگر ایک لڑکا بھی اپنے کلام میں ایسی تشبیہ بیان کرے تو وہ دانشمندوں کے نزدیک سادہ لوح ہوگا۔ کیونکہ تشبیہ کا لطف تب ہی ظاہر ہوتا ہے کہ جب مشابہت ایسی ظاہر ہو کہ جس چیز سے تشبیہ دی گئی ہے سامعین اس سے بخوبی واقفیت رکھتے ہوں اور ان کی نظر میں وہ چیز بدیہی الظہور اور مسلم الوجود اور نیز انکی طبیعتیں بھی اس کے ذکر سے مانوس نہ ہوں۔ ×

× × × × × × × × × × × × × × ×

× قطع نظر ان سب باتوں کے لیے شاعرانہ تلازمات میں ہماری بحث ہی نہیں جس بلاغت حقیقی کو قرآن شریف پیش کرتا ہے وہ تو ایک دوسرا ہی عالم ہے جسے بے فائدہ باتوں سے کچھ تعلق نہیں۔ بلکہ حکمت اور معرفت کے بے انتہا دریا کو اقل اور ادل عبارت میں بالتزام فصاحت و بلاغت بیان کیا ہے اور جمیع دقایق الہیات پر احاطہ کر کے ایسا کمال دکھایا ہے جس سے انسانی قوتیں عاجز ہیں کیا وید مقدس میں کوئی ایسی شرتی بھی ہے جو کہ صاف صاف اور دو انکشاف طور پر مخلوق پرستی سے منع کرے۔ اور سورج چاند وغیرہ کی پرستش سے روکے اور ان تمام شرتیوں کو جو مخلوق پرستی کی تعلیم پر مشتمل ہیں محل اعتراض ٹھہرائے کوئی بھی نہیں پھر وہ بلاغت جو حق اور حکمت کی روشنی دکھلانے پر منحصر ہے۔ کیونکر اس کو نصیب ہو سکتی ہو کیا ہم ایسے کلام کو بلیغ کہہ سکتے ہیں جسکی نسبت دعوی تو یہ کیا جاتا ہے کہ اس کا مقصود اصلی شرک کا مٹانا اور توحید کو قایم کرنا ہے۔ لیکن حقیقت میں علی طور پر وہ اس دعوی کو بہ پایہ صداقت پہنچانے سے عاجز رہا ہے۔ ہر ایک عاقل جانتا ہے کہ وجوہ بلاغت میں سے نہایت ضروری ایک یہ وجہ ہے کہ جس بات کا ظاہر کرنا اور کھولنا مقصود ہو اس کو اس طرح کھول کر بتلا دیا جاوے کہ طالب حق کی تسلی کیلئے کافی ہو اور سب کو معلوم ہے کہ وہی شخص فصیح کہلاتا ہے جو کہ اپنے مطلب کو ایسے عمدہ طور پر ادا کریگا کہ گویا اپنے مافی الضمیر کا نقشہ کھینچکر دکھلا دے۔ اب اگر آریہ صاحبوں کا دعوی یہ ہو تا کہ وید کا اصلی مطلب مخلوق پرستی کی تعلیم ہے تو شاید اسکی نسبت گمان ہو سکتا کہ وہ بلاغت کے درجہ سے بکلی ساقط نہیں کیونکہ گو وید نے حقیقی بلاغت کے مذاق مخلوق پرستی پر کوئی دلیل بیان نہیں کی اور اس کو ثابت کر کے نہیں دکھلایا مگر تاہم واضح کلام سے کہ بلاغت کی ایک جز ہے اپنا منشاء دیوتاؤں کی پوجا کی نسبت کھولکر بیان کر دیا۔! (باقی آئندہ)

قرآن کریم کا اکمل اور اتم بیان

(نومعرفت کی جنہ کرنیں)

KHILAFAT LIBRARY

نمبر (۴)

(گذشتہ سے پیوستہ)

اس موقعہ پر اس امر کا اظہار بھی بے فائدہ نہ ہوگا۔ اگر یہ کہدیا جائے کہ کل مذاہب باطلہ نے خدا تعالیٰ کی اس صفت کا بھی انکار کیا ہے۔ ایک قوم نے تو خدا کے حقیقی وجود کو ایک انسان کے وجود ..... میں ڈھال کر خدا تعالیٰ کی تمام صفات سے ہی انکار کر دیا۔ اور رحم بلا مبادلہ کو ناجائز قرار دیکر کفار کی بے بنیاد عمارت کھڑی کی برہمو دں نے کلام الٰہی کی عدم ضرورت قرار دیکر رحمانیت کا انکار کر دیا۔ ایک اور قوم سرے سے ہی خدا تعالیٰ کی تمام صفات سے منکر ہے ایک کتاب کے بعد خدا کو گونگا قرار دے بیٹھے ہیں۔

پھر تیسرا درجہ احسان کا خدا تعالیٰ نے الرحیم کے لفظ سے ظاہر فرمایا ہے اور رحیم خدا تعالیٰ کی وہ صفت ہے جو لوگوں کی دعاؤں اور تضرع اور اعمال صالحہ کو قبول فرما کر افادات اور تضییع اعمال سے ان کو محفوظ رکھتی ہے یہ انعام اور احسان رحمان کی نسبت اور بھی خصوصیت اپنے اندر رکھتا ہے رحمان میں کفر و زندقہ اور اعمال کا تعلق نہ تھا۔ مگر رحیمیت میں اعمال کا تعلق ضروری ہے۔ یعنی انسان خدا تعالیٰ کے دیئے ہوئے الہاموں سے کام لیکر جب کسی دوسری چیز کے لئے محنت کرے تو اسکی محنت اور کوشش کو ضائع نہ کرنا اور ان محنتوں اور کوششوں پر ثمرات حسنہ مترتب کرنا۔ یہ رحیمیت کا منشاء ہے رحیمیت اپنے فیضان کیلئے موجود ذوی العقل کے منہ سے نیستی اور عدم کا اقرار چاہتی ہے اور صرف نوع انسان سے تعلق رکھتی ہے اور یہ پہلی صفت ہے۔ جو منشاء دعاء کو اپنے اندر رکھتی ہے۔ کیونکہ ربوبیت اور رحمانیت سے اکتساب فیض کیلئے دعا کی ضرورت نہیں مگر رحیمیت اعمال اور دعا کو چاہتی ہے کیونکہ یہ صفت نوع انسان سے تعلق رکھتی ہے اور حیوان ناطق اپنے نطق سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ رحیمیت کے تیسرے درجہ پر رکھنے سے انسان احسان الٰہی کے مراتب اور مدارج پر غائر نگاہ کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ فطرت سلیم ہو اور ایک انتہا درجہ کا جوش اور رقت اس کی روح میں پیدا ہوتی جاتی ہے۔ چونکہ دعا عبادت کا مغز اور روح ہے اور اس سورہ شریف میں اولاً دعا ہی کی تعلیم مقصود ہے۔ اور دعا کی قبولیت کا یہی نشان ہے کہ وہ سچے جوش اور اضطراب سے پیدا ہو۔ نہ یہ کہ روح اور دل زبان کیساتھ نہ ہو۔ بلکہ اکراہ اور جبر کے ساتھ زبان سے چند الفاظ بولے جائیں۔ اور روح کا یہ اخلاص اور جوش پیدا نہیں ہو سکتا۔ جبتک کہ حسن اور احسان کامل پر اطلاع نہ ہو۔ اس لئے سورۂ کریمہ نے اس سے پیش تر کہ انسان کی روح گداز ہو کر چشمہ کی طرح آستانہ الوہیت پر بہ نکلے اور ایک سرور اور ذوق کیساتھ دعا کرے۔ خدا تعالیٰ کے حسن و احسان کامل کی اطلاع دینی چاہی ہے۔ چنانچہ یوں جوں انسان ان صفات پر جو بیان ہو چکی ہیں غور کرتا جاتا ہے گا۔ اس کی روح میں ایک اضطراری جوش اور رقت پیدا ہو جائے گی یہاں تک کہ الرحیم کے لفظ پر پہونچکر دعا کا جوش پیدا ہو گا۔ مگر یہ جوش اپنے کمال تک پہونچ جائیگا۔ جبکہ خدا تعالیٰ کے چوتھے درجے پر پہونچیگا۔ اور جس کو اسی سورہ فاتحہ میں مٰلکِ یوم الدین کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ جزا و سزا کے دن کا مالک اعمال پر نتائج مترتب کرنیوالا رحیمیت اور مالکیت یوم الدین میں فرق اتنا ہے کہ رحیمیت میں دعاء اور عبادت کے ذریعہ سے استحقاق کامیابی قایم ہوتا ہے۔ اور مالکیت یوم الدین کے ذریعہ وہ ثمر ملتا ہے

الغرض

مٰلکِ یَوْمِ الدِّیْنِ تک پانچ امر بیان ہوئے ہیں

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ میں خدا تعالیٰ کے کامل حسن کا اظہار ہے اور باقی چار فقروں (۱) رب العالمین (۲) الرحمٰن الرحیم (۳) مٰلکِ یوم الدین میں خدا تعالیٰ کے احسان کے چار درجے بیان فرمائے۔ جب انسان ان پانچ مراتب پر غور کرتا ہے تو اسکی روح بیتاب ہو کر آستانہ الوہیت پر گرتی اور پکارتی ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔ بعض نادانوں نے اس پر اعتراض کیا ہے کہ ایاک نعبد کو مقدم کیوں کیا ہے۔ حالانکہ ہمنے ابتداء میں اس امر کو بیان کیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی عبادت روح کے جوش اور طبیعت کی کشش سے ہونی چاہیئے اور اس مرتبہ کے پیدا کرنے کے لئے حسن و احسان پر اطلاع ہو۔ چنانچہ جیسا کہ ہم ابھی بیان کر آئے ہیں کہ جب الحمد للہ سے شروع کر کے انسان مالک یوم الدین تک خدا تعالیٰ کے حسن و احسان کا مطالعہ کرتا ہوا یہاں پہنچے گا تو بے اختیار ہو کر اسکی روح سجدہ میں گر پڑے گی۔ اس تقدم میں اولاً اس جوش صادق کا اظہار ہے۔ اور یہ انسان کی ایک فطری حالت کو بیان کرتا ہے دوسرے مشیت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جب انسان خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کو کام میں لاتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کو اور نعمتیں عطا کرتا ہے اور توفیق دیتا ہے۔ اور انسان فطرتاً اپنی طاقت سے کام لینا چاہتا ہے۔ تیسرے ایاک نعبد کو مقدم کر کے انسان کو رعایت اسباب کی تعلیم فرمائی ہے اور کوشش اور مجاہدہ کا سبق دیا ہے۔ کیونکہ اسلام انسان کو کامل انسان بنانا چاہتا ہے اور بناوٹ انسانی بتلا رہی ہے کہ وہ محنت اور مجاہدہ کرے۔ اسلام انسان کو سست و بیکار رہنا نہیں چاہتا۔ اس لئے اس مقام پر ایاک نعبد کے تقدم نے اس لطیف سر کو بیان کر دیا ہے اور ان لوگوں کو شرم دلائی ہے۔ جنہوں نے قوائے انسانی کی ہجو متی اور بے عزتی کی ہے۔ یعنی ایک یا دوسرا مسئلہ تراش کر شریعت حقہ کی بیجا آوری سے اس کو معطل کر دیا اور بتلایا کہ انسان اس بوجھ کو اٹھا نہیں سکتا۔

(باقی آئندہ)

حضرت غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی نصائح کا ایک ورق!

KHILAFAT LIBRARY

اسلام کیا چیز ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ امام المرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

یہ ایک بیظیر مضمون ہے جسے مولوی محمد الدین صاحب نے عربی سے اُردو میں ترجمہ کیا ہے (ایڈیٹر) حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف نصیحۃ المتعلمین کا ترجمہ ہے مضمون کی خوبی محتاج بیان نہیں۔ امام رحمۃ اللہ علیہ کا نام ہی اس کی خوبی کی کافی سند ہے یہ رسالہ امام ممدوح نے اپنے ایک فارغ التحصیل شاگرد کی دریافت درخواست پر لکھا ہے۔ اور اگرچہ سوالات کے جواب بہت مختصر ہیں لیکن ان میں سے ہر ایک اپنے جامعیت میں فرد ہے اور حقیقت کے نہایت گہرے معانی ان میں مرکوز ہیں۔ چونکہ ایک سائل عالم کی تسکین خاطر کے لئے لکھا گیا۔ اس لئے روئے سخن طبقہ علماء کی طرف ہے لیکن سوالات کا تعلق ہر ایک مسلمان کے ساتھ ہے۔ اور ان کے صحیح جوابات کا حاصل کرنا ہر ایک مومن پر واجب ہے اس لئے کافۃ المسلمین اس سے مستفیض ہو سکتے ہیں اور دیگر مذاہب کے لوگ بھی اس کے مطالعہ سے حقانیت اسلام پر آگاہ ہو کر صراط مستقیم کو پا سکتے ہیں۔ واللہ یہدی من یشاء الی صراط المستقیم۔

وہ مضامین جنکو امام رحمۃ اللہ علیہ نے اس مضمون میں مختصراً قلمبند کیا ہے حسب ذیل ہیں:۔ نصیحت[1] کا منبع نصیحت[2] کی حقیقت۔ علم و عمل کی حقیقت[3] و ضرورت۔ عمل کا رتبہ[4] واجبہ۔ علم کی غرض[5]۔ علم حقیقی کونسا ہے[6]۔ عمل کا نتیجہ[7]۔ عبادت[8] کی تعریف۔ کیفیات[9] قلب۔ اعتقاد[10]۔ توبہ[11]۔ مطالعت[12] شریعت۔ علم ضروری[13]۔ شیخ کامل کی ہیبت[14]۔ تصوف کی حقیقت[15] عبودیت کی حقیقت۔ توکل کی حقیقت[16]۔ اخلاص کی حقیقت[17] سبذل روح[18]۔ عالم کے لئے[19] قابل ترک و قابل عمل امور۔

اس فہرست سے ظاہر ہے کہ مختلف امور پر بحث کرتے وقت امام عالیمقام نے اسی ترتیب کو ملحوظ رکھا ہے جو ان کے شاگرد کے سوالات میں تھی۔ لیکن اس رسالہ کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ ان جملہ مضامین کو ایسا ربط دیا ہے کہ روحانیت اسلام پر ایک نہایت لطیف مضمون بنگیا۔ ناظرین کو چاہیئے کہ علم و عمل کا جو تعلق امام رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے اس کو بخوبی ذہن نشین کریں کیونکہ اس زمانہ میں عمل کا پہلو بہت کمزور پڑ گیا ہے نیز اس لطیف امتیاز کو ملحوظ رکھیں جو علم رسمی اور علم حقیقی میں ظاہر کیا گیا ہے امام ممدوح جملہ علوم از قسم صرف و نحو عروض منطق و تواریخ وغیرہ کو فرض کفایہ کہتے ہیں۔ اور علم تفسیر و حدیث و اخلاق کو فرض عین قرار دیتے ہیں اور فی الحقیقت ہے بھی ایسا۔ ان مسلمان طالبعلموں کا جو مدارس دینی میں تعلیم پاتے ہیں وقت اور عمر کا بہت سا حصہ علوم رسمیہ کے مطالعہ میں صرف ہوتا ہے اور وہ علم جس سے تزکیہ نفس حاصل ہو بہت جزوی مقدار میں ان کو نصیب ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ کے نئے عالم اپنی ہمت کو زیادہ تر مناظرہ و مجادلہ میں صرف کرتے ہیں اور تہذیب نفس کی طرف جو روحانی ترقی کی اصل ہے کم راغب ہوتے ہیں۔ دوسری طرف وہ طالبعلم جو مروجہ تعلیم حاصل کرتے ہیں ان کو تو اول سے اخیر تک حقیقت الحال سے لاعلمی و غفلت رہتی ہے۔ جو علوم کہ ان کو پڑھائے جاتے ہیں وہ محض دنیا پرستی سکھلاتے ہیں اور نفس امارہ کی جولانیوں کو امداد دیتے ہیں۔ ذوق و شوق و تواضع و انکسار عبادت و ذکر وغیرہ ان کے سامنے بے معنے باتیں ہوتی ہیں۔ اور مذہب ایک ظالم حاکم کیطرح ان کی نظروں میں کھٹکتا ہے۔ جس سے رہائی پانا ان کی پہلی خواہش ہوتی ہے۔ غرضیکہ علم حقیقی کا پہچاننا اس زمانہ میں نہایت لابد ہے۔ اور اس کے واسطے امام غزالی جیسے عالم اور صوفی کی رائے قول فیصل کی منزلت رکھتی ہے امام موصوف کی رائے میں زیادہ علم کی تحصیل کی ضرورت نہیں۔ بلکہ وہ اس قدر علم کافی سمجھتے ہیں۔ جس سے احکام الٰہی کی بجا آوری اور مناہی سے بچنے کی استطاعت پیدا ہو۔ اور وہ عمل کے پہلو کو زیادہ ضروری سمجھتے ہیں اور اس کے متعلق صالحین کی عادات کا انہوں نے ذکر کیا ہے۔ اور ان کے اقوال نقل کئے ہیں۔ وہ نہایت غور سے پڑھنے کے قابل ہیں مضمون کے آخری حصہ میں چار امر بیان کئے ہیں جو عالم کو ترک کرنے چاہئیں اور چار امور جو اس کو عمل میں لانے چاہئیں ان کو پڑھ کر ناظرین میرے ساتھ اتفاق کرینگے کہ اگر ہمارے علماء امام کی اس نصیحت پر کاربند ہوتے۔ تو مسلمانوں کو یہ دن دیکھنا نہ پڑتا۔ اور اگر اب بھی اس پر کاربند ہوں تو بہت جلد اصلاح نمودار ہو جائے۔ کیونکہ مناظرہ و مباحثہ کو چھوڑ کر ہمارے عالم اپنے اصلی فرض تبلیغ کی طرف لگ جائیں تو قوم کی پراگندہ طاقت میں مجتمع ہو کر وہ اعجاز دکھائیں کہ دنیا حیران رہ جائے

میرے ایک مکرم دوست نے اس رسالہ کو پڑھ کر یہ فرمایا کہ اس میں بعض امور ایسے ہیں کہ فی زمانہ اپنر عمل ہونا ناممکن ہے ان کا اشارہ اسبات کی طرف تھا کہ اس مضمون کی غایت یہ ہے کہ انسان عاقبت کی فکر پر ترجیح دے اور اس کے لئے جو طریق بتایا گیا ہے وہ ایسا ہے کہ مسلمان اس پر چلنے لگیں تو انکی دنیوی ترقی بند ہو کر وہ ذلیل ہو جائیں حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ جو اسلام کا خلاصہ ہمارے سامنے پیش کیا ہے وہ بے نظیر ہے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ رسالہ علماء کی رہنمائی کے لئے لکھا ہے۔ اور علماء کو ہمیشہ نہایت درجے کے تکمیل پر نظر رکھنی چاہیئے۔ اس لئے یہ نصائح بالکل مناسب حال ہیں کیونکہ جس قوم میں اخلاق و روحانیت کے اعلیٰ ترین نمونے موجود نہ ہوں اس کے عام افراد تہذیب سے بہت گر جاتے ہیں۔ لیکن چونکہ یہی اعتراض بالعموم اس قسم کی تعلیم پر کیا جاتا ہے۔ اس لئے یہ لکھنا ضروری ہے کہ جو اشخاص یہ اعتراض کرتے ہیں وہ ایک منطقی غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں وہ اپنے ذہن میں یہ فرض کر لیتے ہیں کہ دنیوی ترقی فی الحقیقت وہی ہے جو اقوام یورپ میں پائی جاتی ہیں۔ اور اس کے حاصل کرنے کے ذریعے وہی ہیں جو ان اقوام نے اختیار کئے ہوئے ہیں۔ حالانکہ حقیقت الامر یہ ہے کہ دنیوی زندگی کے افعال زندگی عقبےٰ باہم وابستہ چیزیں ہیں۔ اور دنیاوی زندگی کے افعال زندگی عقبےٰ پر اثر رکھتے ہیں الدنیا مزرعۃ الآخرۃ۔ پس اصلی تہذیب و ترقی وہ ہے جسکے اصول میں دنیا و عقبیٰ دونوں کے نتائج ملحوظ ہوں

فلاسفی دنیا میں بے نظیر معلومات کا اضافہ

آدھ گرنتھ کی شرح

KHILAFAT LIBRARY

نمبر ۲

سردار گوجر سنگھ صاحب لائل گرنتھی کی قلم سے

بے شمار یوگی جو کہ تلاش حق میں اداس و غمگین رہتے ہیں۔ بے شمار بھگت ہیں جو کہ قادر کی حمد و ثنا۔ صفتوں اور صفتوں کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ بے شمار ست والے۔ بے شمار سخی۔ اور بے شمار بہادر ایسے ہیں جو کہ بوقت مقابلہ پیچھے ہٹنے ہی نہیں۔ بے شمار چپ چاپ ذات پاک میں محو ہیں۔ کیا طاقت ہے کہ قدرت کا بیان کر سکوں۔ تیری ایک مہربانی کا بھی شکریہ ادا نہیں ہو سکتا۔ وہی خیر محض ہے جو حضور والا کو پسند ہے۔ حضور ہی ہیں ایم قایم اور سلامت جاوید۔

پوڑی ۱۷

اسنکھ مورکھ اندھ گھور
اسنکھ چور حرام خور
اسنگھ امر کر جانہہ زور
اسنکھ کل وڈھتیا کمانہہ
اسنکھ پاپی پاپ کر جانہہ
اسنکھ کوڑ یار کوڑے پھرانہہ
اسنگھ نیچہ مل بھکھ کھانہہ
اسنکھ نندک سر کریں بہار
نانک پنچ کرے وچار
واریانہ جاواں اک بار
جو تدھ بھاوے سائی بھلی کار
تو سدا سلامت نرنکار

بھاؤ۔ بے شمار بے وقوف اندھے اور احمق و ناپاک ہیں۔ بے شمار چور حرام خور ہیں۔ بیشمار ظلم و تعدی سے حکم چلاتے ہیں۔ بے شمار سفاک ہیں جو کہ سفاکی سے سخت گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ بیشمار گنہگار پاپ کرتے ہیں بیشمار جھوٹے دغا بازی کرتے پھرتے ہیں۔ بے شمار قبیح اندیشیں رشوتیں لے لیکر پیٹ پوجا کرتے ہیں بے شمار چغلخور اپنے سروں پر گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ گورو نانک صاحب فرماتے ہیں کہ میں ادنیٰ ہوں۔ قدرت کے بھیدوں کے جاننے کی طاقت نہیں رکھتا۔ میں تو پروردگار کا شکریہ بھی جوں کا توں ادا نہیں کر سکتا پروردگار کی مرضی ہی بہتر ہے۔ پروردگار ہی دایم قایم اور سلامت جاوید ہے۔

پوڑی ۱۸

اسنکھ ناؤ اسنکھ بھاؤ۔
اگما اگم اسنکھ لوئے
اسنکھ کہے سر بہار ہوئے
اکھریں نام اکھریں صالاح
اکھریں گیان گیت گن گاہ
اکھریں لکھن بولن بان۔
اکھراں سر سنجوگ وکھان
جن ایہہ لکھے تس سر نانہہ
جو فرمائے تو تو پانہہ
جیتا کیتا تیتا ناؤں۔
بن ناویں ناہیں کوئی تھاؤں
قدرت کون کہاں وچار
واریانہ جاواں اک وار
جو تدھ بھاوے سائی بھلی کار
تو سدا سلامت نرنکار

بھاؤ۔ پروردگار نے بے شمار نام اور عالم بنائے پروردگار تمام عالموں سے بھی پرے پرے ہے۔ بے شمار ہی تیرا کتھن کرتے ہیں۔ لیکن تمام و کمال نہ جاننے کے سبب پشیمان ہوتے ہیں۔ کیونکہ بذریعہ حروف تیری حمد و ثنا۔ صلاحیت۔ معرفت۔ صفت اور گن ادا نہیں کر سکتے۔ نیز پروردگار کی بانی لکھنے اور بولنے میں آ نہیں سکتی اور بذریعہ حروف پروردگار کے ملاپ کا بیان نہیں کر سکتے۔ جن سچے رہبروں نے جس قدر اسرار حل کئے ہیں۔ وہ بھی پروردگار کی رہنمائی پر تکیہ کئے ہیں۔ بغیر رہنمائی پروردگار وہ بھی چپ تھے۔ (مثل ایک نہ ایک خدا کے برگزیدہ کے پاس ایک شخص نے آکر بیان کیا کہ فلاں شخص نے فلاں شخص کو قتل کر دیا ہے۔ اصل خدا کے پیارے نے بغیر انتظاری وحی کے حکم دیدیا کہ قاتل کو بھی قتل کر دو۔ اتنے میں فرشتہ وحی لیکر آیا۔ اے خدا کے پیارے تو نے خدا کے حکم کی انتظاری کیوں نہیں کی اپنی طرف سے قتل کا حکم کیوں دیدیا۔ اب اپنے بھیجے ہوئے کو واپس بلا۔ چنانچہ وہی شخص واپس بلایا گیا۔ کہ خدا کے حکم کی انتظاری کی جاوے۔) تمام مخلوق خدا کے حکم کا ظہور ہے۔ کوئی ایسی جگہ نہیں جو مظہر صفات الٰہی نہیں کیا طاقت ہے کہ قدرت کی بنائی ہوئی کائنات کا شمار کر سکے ایک مرتبہ بھی تیرا شکریہ جوں کا توں ادا نہیں کر سکتا۔ فیر وہی ہے جو منظور ہے تجھکو تو ہی دایم قایم ہے اور تو ہی سلامت جاوید۔

پوڑی ۱۹

سوال:۔ دنیاوی حرص رہبا میں پھنسکر راہ راست پر کس طرح آتے ہیں؟

جواب

بھرم تھہ پیر۔ تن۔ دیہہ
پانی دھوتے اُترس کھیہہ
موت پلیتی کپڑ ہوئے
دیہہ صابون لئے اوہ دھوئے
پھرے مت پاپاں کے سنگ
اوہ دھوئے پھرے مت پاپاں کے سنگ
اوہ دھوئے نادان کے رنگ

(بھاؤ) میل سے جب ہاتھ پاؤں اور وجود ناپاک ہو جاتا ہے۔ تب دھوتے ہیں پانی سے اور ساری کثافت اتر جاتی ہے اور پیشاب کے قطروں سے جو کپڑا پلید ہو جاتا ہے وہ صابون سے دھویا جا سکتا ہے۔ اسی طرح جب عقل دنیاوی محسوسات میں پھنسکر ناپاک ہو جاوے تو وہ پہلے ہادی کے شبد سے دھوئی جاتی ہے۔

دُنیا بھر میں ایک قابل قدر ایجاد اور دو سو روپیہ انعام

نمونہ ۸ر

امرائے عظام سے انگلی قیمت پچاس روپیہ۔ عوام سے صرف تین روپیہ فی تولہ (سیر) نمونہ ۸ر

نایاب آئی ڈراپ

نایاب آئی ڈراپ

نایاب آئی ڈراپ دنیا بھر میں آنکھوں کی تمام دوائیوں کا بادشاہ مانا جا چکا ہے۔ آپ یقین جانیے کہ مریض چشم نایاب آئی ڈراپ کے استعمال سے یقیناً یقیناً صحتیاب ہو جاتا ہے، ۱۸ سال کے عرصہ میں ہزارہا مایوس مریض صحتیاب ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں

نایاب آئی ڈراپ کے سامنے تمام مشتہرہ سرمہ میرہ وغیرہ ہیچ ہیں بلکہ حق اور ایمانی بات تو یہ ہے کہ ان کی نایاب آئی ڈراپ کے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں۔ جیسا کہ آفتاب کے سامنے چراغ۔ بارہا دیکھا گیا ہے کہ ہمارے پیارے حضرت جناب اکمل ایڈیٹر صاحب تشحیذ الاذہان قادیان نے حال میں ہی مقابلہ کرکے اخبار الفضل میں تحریر فرمایا ہے کہ نایاب آئی ڈراپ انگریزی اور یونانی سرموں سے بڑھکر مفید ثابت ہوا ہے۔ اگر کوئی دوست ہمارے نایاب آئی ڈراپ کو کسی مشتہرہ سرمہ سے کمتر مفید ثابت کر دے۔ تو اس کو مبلغ یکصد روپیہ انعام دیا جائیگا۔ اگر آپ مقابلہ کرنا چاہیں تو کر دیکھیں انشاء اللہ آپ میری تحریر کی تصدیق فرمائینگے نایاب آئی ڈراپ ۲۶ آنکھ کی بیماریوں کے علاوہ ہر مرض چشم کو دور کرنے میں ثانی نہیں رکھتا ہے۔ آنکھ کی شدید بیماریوں کی ترقی چشم نایاب آئی ڈراپ ۲۶ آنکھ کی بیماریوں میں صرف پانچ یوم ہی غیر مفید ثابت کی بھی کمی نقل کرنی شروع کر دی ہے۔ دعوے کرنے کو اگر ہمارا سرمہ ۲۶ آنکھ کی بیماریوں میں نایاب آئی ڈراپ کی طرح مفید ثابت کر دے تو ہم سے صرف ۵ یوم ہی غیر مفید ثابت ہو تو دو سو روپیہ نقد انعام دینگے۔ مگر وجاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ کیا مجال کہ نایاب آئی ڈراپ کے سامنے بول سکیں جھوٹ بولنے والوں کے حق میں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا لعنت اللہ علی الکاذبین یعنی ہر طرح کا جھوٹ بولنے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور پھٹکار ہے۔ لہٰذا جھوٹ سچ کے سامنے سے فوراً بھاگ جاتا ہے۔ یہی سبب ہے کہ بہت سے جھوٹے بازاری حکیموں کے اشتہارات سرمہ اخبارات میں کم دکھائی دینے لگے۔ آپ نایاب آئی ڈراپ پر تب تک ہی بدظن رہیں گے جب تک آپ نے اس کو نہیں آزمایا۔ ہزاروں ہی اس کے گرویدہ ہو چکے ہیں جنکو نایاب آئی ڈراپ کی ضرورت ہے خدا نے انکو شفا کی سوغات عطا فرمادی الحمد للہ۔ جو دوست میری ان چند سطروں کو جھوٹا خیال فرمادیں گے۔ خدا کی قسم وہ سخت بدقسمت اور بدنصیب ہونگے جو نایاب آئی ڈراپ کے فوائد لحظہ سے محروم ہو کر اندھے ہو رہنا پسند کریں۔ یہ سرمہ قوت بصارت بڑھانے والا ہر مرض چشم کو مٹانے والا۔ منٹوں اور گھنٹوں میں سرخ آنکھوں کو درست کرنے والا سالہا سال کی لاعلاج اور گلی سڑی آنکھوں کو موتی کی طرح خوبصورت بنانے والا۔ شیر خوار بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یکساں مفید آنیوالا۔ ہر گھر میں اسکو موجود رہنے کی اشد ضرورت ہے۔ اگر آپ ایکتولہ نایاب آئی ڈراپ اپنے دولتخانہ میں موجود رکھیں تو گویا آپنے ایک ایسا ڈاکٹر کو صرف تین سالانہ پر ملازم رکھ لیا جو آنکھوں کی ہر ایک مخفی مجرب علاج جانتا ہے اور جسکا علاج کبھی خطا نہیں کرتا۔ ایسا ڈاکٹر آپ کو مبارک ہو۔ نایاب آئی ڈراپ ان بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ ۱۔ باریک کام سے آنکھوں کا تھک جانا وغیرہ وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے ملنے کا پتہ۔ حکیم بصری فضل احمد خوشنویس موجد رفیق حیات قادیان دارالامان ضلع گورداسپور۔ اصلی قیمت برائے عظام ہے رعایتی قیمت صرف تین روپیہ فی تولہ

پرانا سوزاک

سوزاک پرانا ہو جانے سے پیشاب میں جلن نہیں ہوتی۔ لیکن کبھی کبھی چنک پیدا ہو جاتی ہے۔ پیشاب رک کر ہوتا ہے۔ اور مواد تھوڑا گرتا ہے۔ ایسی حالت میں پرانے سوزاک کی دوا استعمال کرنی چاہیئے اگر علاج نہ کیا جائے تو زندگی وبال جان ہو جاتی ہے قیمت نی شیشی ۵ر محصول ڈاک ۵ر

پرانے ملیریا بخار کی گولیاں

ان گولیوں میں کونین نہیں ہے۔ جہاں بار بار کونین یا کونین ملی ہوئی دوائیاں کھانے پر بھی بخار نہ جاتا ہے یہ گولیاں ایسی ہی حالت کیلئے بنی ہیں۔ اس کے استعمال سے پرانے سے پرانہ ملیریا فوراً دفع ہو جاتا ہے قیمت ۲۴ گولیاں فی ڈبیہ ۸ر محصول ڈاک ۵ر

KHILAFAT LIBRARY

جلدی امراض کی دوا

یہ تیل کئی ایک دیسی اور ولایتی اسپتالوں کے تجربہ کی ہوئی ادویات ملا کر بنایا ہے۔ اس سے ہر قسم کی جلدی امراض جیسے خارشت چاجن وغیرہ دفع ہو جاتے ہیں اور اگر خون خراب ہو گیا ہو تو ہمارا سالسہ جسکی قیمت علیحدہ ہے پینا چاہیئے۔ قیمت جلدی بیماری کی ۸ر محصول ڈاک ۵ر۔ ادویات ہر جگہ دوکاندار سے ملینگی ورنہ کارخانہ سے طلب کیجئے

زخمون کا مرہم

یہ مرہم ہر ایک قسم کے زخم کو فائدہ پہونچاتا ہے زخموں کے کیڑے ہلاک ہو جاتے ہیں بدبو جاتی رہتی ہے اور زخم صاف ہو کر جلد بھر جاتا ہے

قیمت فی ڈبیہ ۵ر محصول ڈاک ۵ر

بچے کو ہمیشہ راحت ہے

طلائے ذرین اس کے استعمال سے قوت باہ اسباک دونوں کو لذت ہوتی ہے اور بعد میں کمزوری نہیں ہوتی یہ بیش قیمت طلا ہم آزمانا ایک شیشی ۸ر کو دیتے ہیں

معجون طلسمی جسکے استعمال سے رفتہ رفتہ سرعت جریان کمی باہ رفع ہو کر اعلیٰ درجہ کی قوت باہ پیدا ہوتی ہے اور جسم توانا ہو جاتا ہے قیمت عہ ر طلا طلسمی یہ طلا ان لوگوں کو فائدہ دیتا ہے جو اپنی قوت زایل کر چکے ہوں۔ خواہ کسی باعث سے ہو اعصاب وغیرہ اسکے استعمال سے طاقتور ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی عہ ر

سرمہ سلیمانی اسکے استعمال سے دہندہ جالا یبولا ضعف بصارت موتیا بند وغیرہ کو بہت جلد دور کرتا ہے قیمت فی تولہ ۸ر

منجن حنان۔ دانتوں اور مسوڑوں کی تمام بیماریوں کو رفع کر کے دانت مثل گوہر آبدار بنا دینا اسی منجن کا کام ہے قیمت فی بکس ۴ر

حکیم محمد حسین ولد حکیم سرفراز حسین ایک کارخانہ احمدیہ گیٹ دہلی ضلع

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۶۵ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ